4617CH02

ایک خط

(پنڈت جواہر لعل نہرو کا خط، اپنی بیٹی اندرا کے نام)

نینی سینٹرل جیل، الہ آباد
26 اکتوبر 1930ء

پیاری بیٹی!

تمھیں اپنی سال گرہ کے موقع پر تحفے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اب بھی کوئی کمی نہیں۔ لیکن میں نینی جیل سے تمھارے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے، جیسے کوئی پری تمھیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھیں جیل کی اونچی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہنے لگتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس ''عقل مند'' کی کہانی یاد آجاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔ شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے۔

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیّاح، علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیوئن سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اُسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اُس نے سیکڑوں مصیبتیں اٹھائیں اور ہزاروں خطروں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔ خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔ اس کا زیادہ تر وقت نالندہ وِدّیا پیٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پُتر کے قریب واقع تھی۔ اُس شہر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

ہیوئن سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا۔ حتّٰی کہ اُس کو فاضلِ قانون (بُدھ مَت) کا خطاب دیا گیا۔ پھر اُس نے

سارے ہندوستان کا سفر کیا۔ اس عظیم الشّان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور اُن کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔ اِس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔ اُس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی :

یہ ایک شخص کا قصّہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر ''کرنا سونا'' میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار، بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا ہیؤن سانگ نے سفر نامے میں لکھا ہے کہ ایک شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھے رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اور اس عجیب و غریب انداز میں بڑی شان سے اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ ''میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے۔ اس لیے میں نے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔ اور چوں کہ تم سب لوگ جہالت کے اندھیرے میں رہتے ہو، مجھے تم پر ترس آتا ہے، اس لیے، میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔''

ہاں تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم و حکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں بھی ہو، اُس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ اور سما سکے۔ اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی

بن کر دوسروں کو مشورہ دوں۔ اسی لیے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے اور اس بحث مباحثے سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں۔ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا، کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے، تو اُسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں، اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ ڈالا، ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں، اتنی باتیں اِس خط میں کیسے آسکتی ہیں!

تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جِدّو جہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہادر عورت تمھاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو اور یا تم کسی پریشانی میں ہو تو تم کو ماں سے بہتر ساتھی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بیٹی! —— میری دُعا ہے کہ تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبّت اور نیک خواہشات کے ساتھ

جواہر لعل نہرو

معنی یاد کیجیے

نینی جیل	:	الٰہ آباد کی ایک جیل
سیّاح	:	جگہ جگہ سیر کرنے والا، ملکوں ملکوں گھومنے والا
علم	:	واقفیت، معلومات
دانش	:	عقل، سمجھ
نالندہ ودیا پیٹھ	:	پرانے زمانے کی ایک یونیورسٹی جو پاٹلی پُتر، پٹنہ کے قریب تھی
پاٹلی پُتر	:	موجودہ نام پٹنہ
فاضلِ قانون	:	قانون کو جاننے والا، ماہرِ قانون
بدھ مت	:	بدھ مذہب

عظیم الشان : بڑی شان والا، اعلا (اعلیٰ)
سفرنامہ : وہ تحریر جس میں سفر کے حالات بیان کیے گئے ہوں
شبہ : شک
اندیشہ : خطرہ، ڈر
جہالت : نہ جاننا، علم کا نہ ہونا، ناواقفیت
ترس : رحم
مشعل : وہ ڈنڈا جس کے ایک سرے پر کپڑا لپیٹ کر جلایا جاتا ہے اور اس سے روشنی کی جاتی ہے، چراغ
علم وحکمت : عقل مندی، دانش مندی
گنجائش : سمائی، جگہ
محدود : حد کے اندر، تنگ
بحث ومباحثہ : بحث وتکرار
جِدّوجہد : سخت کوشش

سوچیے اور بتائیے

1. پنڈت جواہرلعل نہرو کون تھے؟
2. پنڈت نہرو نے یہ خط کس کے نام اور کہاں سے لکھا؟
3. جواہرلعل نہرو نے نصیحت کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟
4. چینی سیّاح کا کیا نام تھا؟
5. چینی سیّاح ہندوستان کیوں آیا؟
6. چینی سیّاح کو علم حاصل کرنے کے لیے کن حالات سے گزرنا پڑا؟
7. ہندوستان میں چینی سیّاح کا زیادہ وقت کہاں گزرا؟

8. ہیوٗن سانگ نے اپنے سفر نامے میں ایک شخص کو عجیب وغریب کیوں کہا ہے؟
9. اس واقعے کا ذکر کرکے پنڈت نہرو اپنی بیٹی کو کیا سبق دینا چاہتے تھے؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے

1. ——— کا تعلق تو دل سے ہے۔
2. چین کا ایک سیّاح ——— کی تلاش میں ہندوستان آیا۔
3. ——— پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا۔
4. اس کو ——— کا خطاب دیا گیا۔
5. اس کے بعد اس نے اپنا ——— لکھا۔
6. یہ شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف ——— باندھے رہتا تھا۔
7. میں ہر وقت اپنے سر پر ——— لیے پھرتا ہوں۔
8. اپنے ملک کی آزادی کی ——— کو دیکھ رہی ہو۔

نیچے دیے ہوئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے

1. میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔
2. میں نینی جیل سے تمھارے لیے کیا تحفہ بھیجوں۔
3. اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں۔
4. ملک چین سے ایک سیّاح علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔
5. تم ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔
6. اس کا زیادہ وقت نالندہ ودیا پیٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پُتر کے قریب واقع تھی۔
7. اس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔
8. ہیوٗن سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہو گیا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے

سیّاح عظیم الشان علم وحکمت بحث ومباحثہ مشعل

لکھیے

اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں اس خط کی کہانی کا ذکر ہو۔

یاد رکھیے

پاٹلی پُتر کا نیا نام ''پٹنہ'' ہے۔ یہ شہر بہار کی راجدھانی ہے۔

غور کرنے کی بات

- خط کو مکتوب بھی کہتے ہیں۔ اس کا تعلق دو لوگوں سے ہوتا ہے۔ ایک خط لکھنے والا جسے مکتوب نگار کہتے ہیں اور جسے خط لکھا جائے وہ مکتوب الیہ کہلاتا ہے۔ اس خط میں مکتوب نگار پنڈت جواہر لعل نہرو اور مکتوب الیہ ان کی بیٹی اِندرا ہیں۔